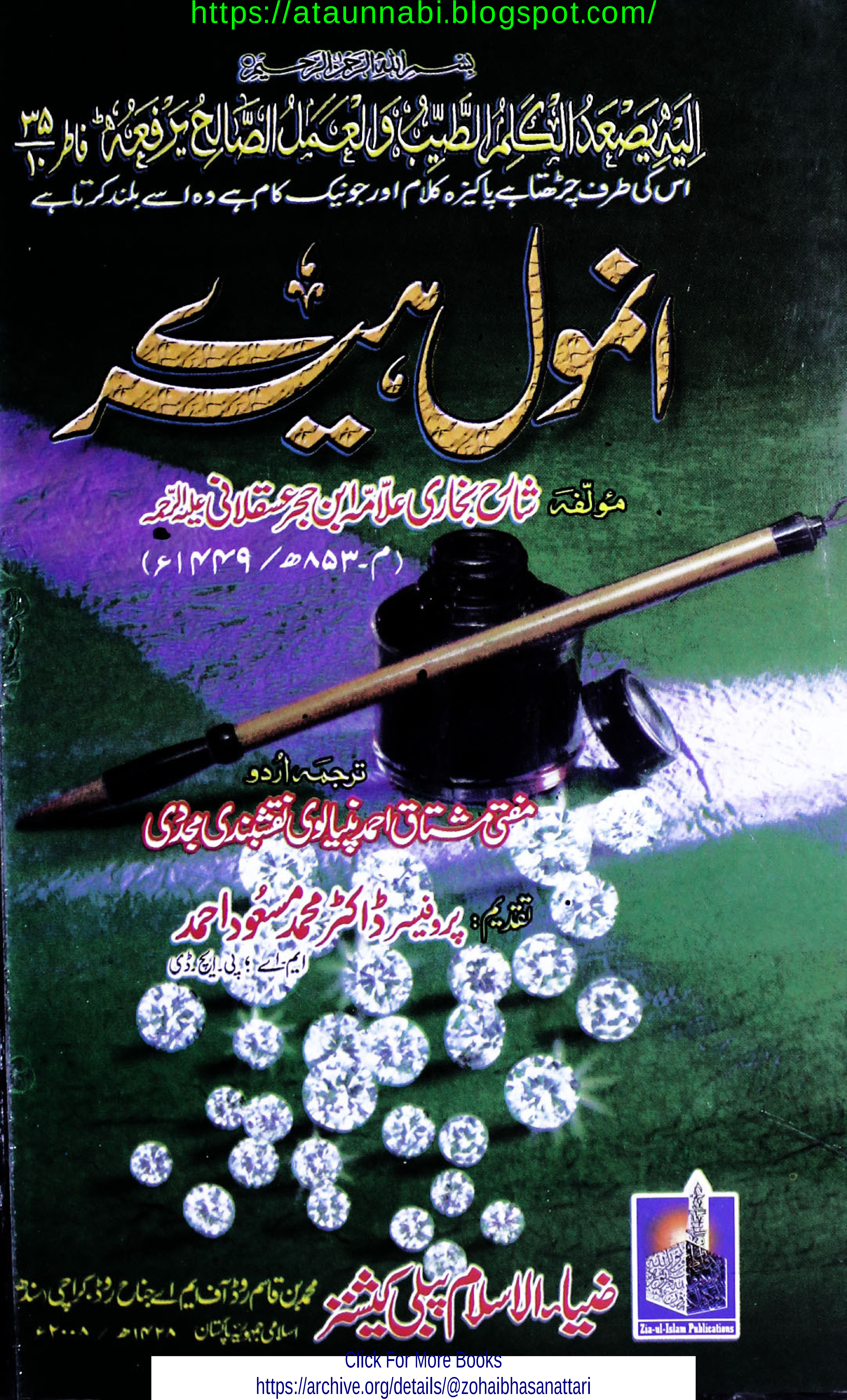


بسم اللہ الرحمن الرحیم
الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ فاطر ۳۵/۱۰
اس کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے
انمول ہیرے
مؤلفہ شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ
(م۔۸۵۳ھ / ۱۴۴۹ء)
ترجمہ اردو
مفتی مشتاق احمد پنیالوی نقشبندی مجددی
تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی
ضیاء الاسلام پبلی کیشنز
محمد بن قاسم روڈ آف ایم اے جناح روڈ، کراچی، سندھ
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۸ء
Zia-ul-Islam Publications

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُهٗ فاطر ۳۵/۱۰

(اس کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے) فاطر ۳۵/۱۰

انمول ہیرے

مؤلفہ

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

(م ۸۵۲ھ / ۱۴۴۹ء)

ترجمہ اردو

مفتی مشتاق احمد پنیالوی نقشبندی مجددی

ضیاء الاسلام پبلی کیشنز

محمد بن قاسم روڈ آف ایم اے جناح روڈ، کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۸ء

نام .... **المذکرات ترجمہ المنبہات**

المعروف "انمول ہیرے"

مصنف .... شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی 84332

مترجم .... مفتی محمد مشتاق احمد پنیالوی نقشبندی مجددی

تقدیم .... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم اے، پی ایچ ڈی)

نظر ثانی .... مولانا عبدالرحیم پنیالوی، اقبال احمد اختر القادری

حروف ساز .... قاری محمد شریف کمبوہ

صفحات ۱۴۴

سنہ اشاعت .... ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

ناشر .... ادارۂ مسعودیہ، کراچی

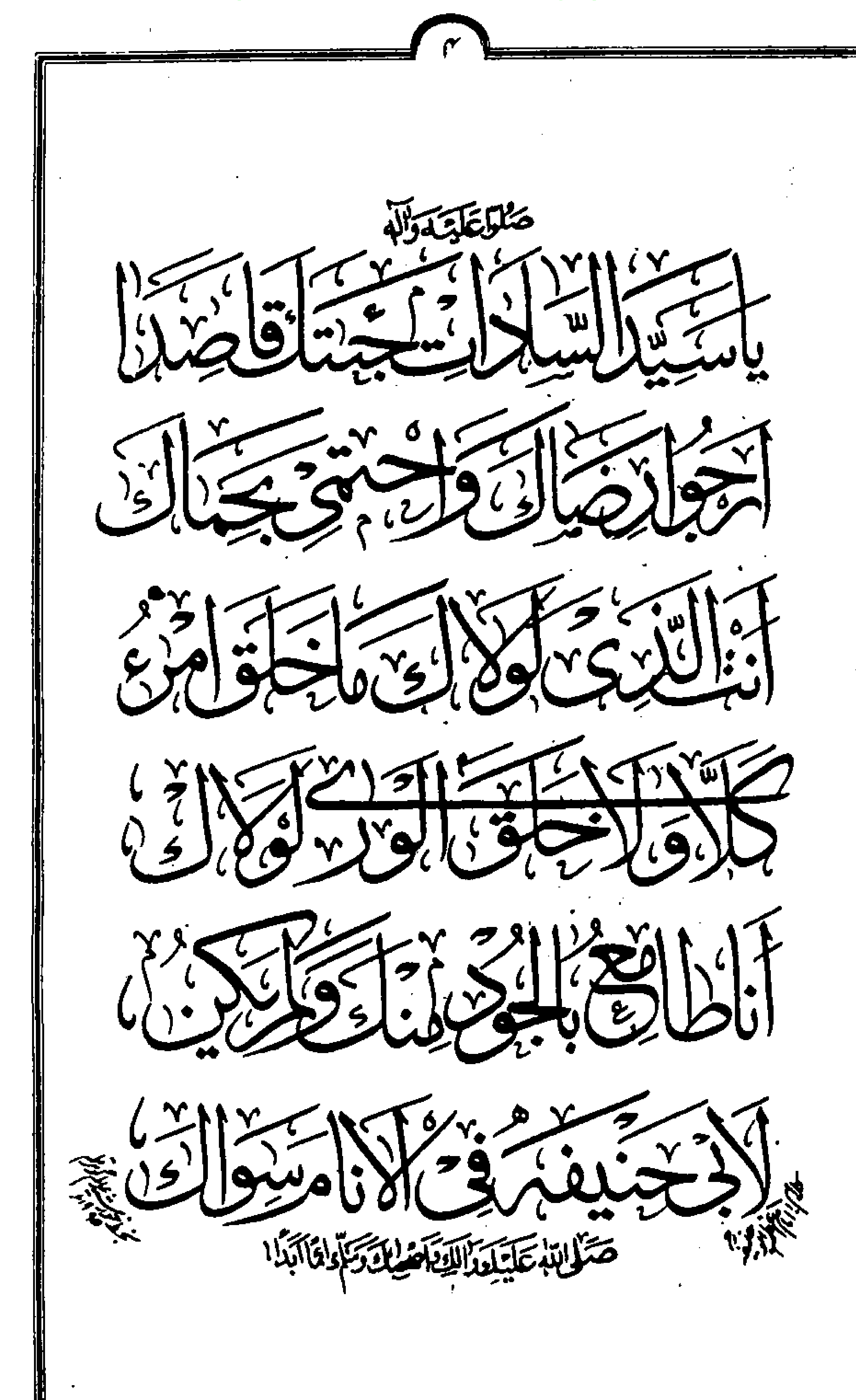
طابع .... حاجی محمد الیاس مسعودی

ہدیہ ....

ملنے کے پتے

- ادارۂ مسعودیہ، ۲، ۶/۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی (سندھ)، فون: 021-6614747
- ☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، محمد بن قاسم روڈ آف محمد علی جناح روڈ، کراچی، فون: 021-2213973
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی (سندھ)
- ☆ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی (سندھ)
- ☆ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی (سندھ)
- ☆ دارالعلوم چشتیہ رضویہ، پہاڑ پور، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (سرحد) فون: 0966-775331

بسم الله الرحمن الرحيم


صلی اللہ علیہ وآلہ
یا سید السادات جئتک قاصدا
ارجو رضاک واحتمی بحماک
انت الذی لولاک ما خلق امرء
کلا ولا خلق الوری لولاک
انا طامع بالجود منک ولم یکن
لابی حنیفۃ فی الانام سواک
صلی اللہ علیک وعلی آلک واصحابک وسلم دائما ابدا

فہرست

☆☆

۱	حرف اول	مفتی مشتاق احمد پنیالوی	۶
۲	تقدیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۷
۳	تعارف	قاری محمد شریف کمبوہ	۱۰
۴	پہلا باب	دو دو نکتوں اور دو دو ہیروں کی بہار	۱۵
۵	دوسرا باب	تین تین نکتوں اور تین تین ہیروں کی بہار	۲۳
۶	تیسرا باب	چار چار نکتوں اور چار چار ہیروں کی بہار	۴۳
۷	چوتھا باب	پانچ پانچ نکتوں اور پانچ پانچ ہیروں کی بہار	۵۹
۸	پانچواں باب	چھے چھے نکتوں اور چھے چھے ہیروں کی بہار	۷۵
۹	چھٹا باب	سات سات نکتوں اور سات سات ہیروں کی بہار	۸۷
۱۰	ساتواں باب	آٹھ آٹھ نکتوں اور آٹھ آٹھ ہیروں کی بہار	۹۵
۱۱	آٹھواں .ب	نو نو نکتوں اور نو نو ہیروں کی بہار	۹۹
۱۲	نواں باب	دس دس نکتوں اور دس دس ہیروں کی بہار	۱۰۵



حرفِ اول

مفتی مشتاق احمد پنیالوی

ساری خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہر زمانے اور تمام اوقات میں اور درود اس کے رسول پر جو تمام مخلوق اور جملہ کائنات سے افضل {واشرف} ہے۔

یہ منبہات {خبرداریاں} کے عنوان سے مضامین پند ونصائح پر مشتمل ایک کتاب ہے۔ جسے ملت، حق اور دین کے روشن ستارے شیخ احمد بن علی بن محمد بن احمد نے تصنیف کیا۔ حضرت علامہ باعتبار اصل عسقلانی ہیں، پھر مصری ہیں۔ حضرت امام شافعی کے مقلد ہیں {عوام وخواص میں} ابن حجر کے نام سے مشہور ہیں۔

اس تصنیف کا منشاء ومقصود توشہء آخرت کی تیاری پر {خود کو اور دوسروں کو} آمادہ کرنا ہے۔ اس میں کچھ دو دو، کچھ تین تین یہاں تک کہ کچھ دس دس نصائح {کے عنوان سے ابواب} ہیں۔



تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

انسان بہت عظیم ہے، ساری مخلوق میں بہترین، اس کی زندگی کا مقصد بھی عظیم ہے..... بہت عظیم، پالنہار کی بندگی..... مگر ہم نے جیتے جی اس کو بھلا دیا..... افسوس یہ کیا کیا؟

آنچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد

دور جدید میں نیک اعمال کا سست پڑ جانا، ایک عظیم المیہ ہے..... قدریں بدل گئیں، مقاصد بدل گئے، نتائج خود بخود بدل گئے..... اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے اعلیٰ اعمال کی ضرورت ہے اور اعلیٰ اعمال کے لیے اعلیٰ افکار کی ضرورت ہے..... اعلیٰ افکار ہی سے بننے کا عمل شروع ہوتا ہے.....

زندگی نام ہی بننے بنانے کا ہے، جو خود نہ بن سکے دوسروں کو کب بنا سکتا ہے؟ جو خود بن گیا، کامیاب ہو گیا..... دوسروں کو بنا گیا..... یہ بننے بنانے والے کون ہیں؟ **انعمت علیھم**..... جن پر رب کریم نے احسان فرمایا، اس لیے ان کے پیچھے پیچھے چلنے کا حکم دیا تاکہ چلنے والے بھی بنتے چلے جائیں اور پھر بناتے چلے جائیں..... اس اعلیٰ مقصد کو پورا کرنے کے لیے عالم اسلام کے مشہور و معروف عالم، شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے ''المنبھات'' کے نام سے عربی میں ایک نادر

روزگار تالیف پیش کی جو پند و نصائح کا عظیم مجموعہ ہے...... جہاں جواہر پارے بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں، پڑھ پڑھ کر دل کی کلیاں کھلتی چلی جاتی ہیں اور روح وجد کرتی چلی جاتی ہے...... جہاں نسیم سحری کی ٹھنڈک ہے، بادسموم کی گرمی نہیں...... جہاں بہار ہی بہار ہے، خزاں نام کو بھی نہیں......

یہ کتاب نو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے...... ہر حصے میں دو دو نکتوں سے لے کر دس دس نکتوں کو جمع کیا گیا ہے...... ہر حصہ جواہرات کا خزانہ ہے، جہاں پتے پتے کی باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں، زندگی بنانے والی، منزل تک پہنچانے والی...... اس نادر روزگار کتاب میں قرآنی آیات بھی ہیں، احادیث مبارکہ بھی ہیں، خلفاء اربعہ، صحابہء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، علمائے کرام، مشائخ عظام علیہم الرحمۃ اور دانشوروں اور دیدہ وروں کی باتیں بھی ہیں...... پوری کتاب میں مغز ہی مغز ہے، قشر نام کو نہیں......

یہ باتیں روح کی پکار ہیں، دلوں کی بہار ہیں، سیرتوں کا زیور ہیں، تجربات کے نگینے ہیں، مشاہدات کے خزینے ہیں، انعامات کے ہیرے ہیں، علم و حکمت کے دفینے ہیں......

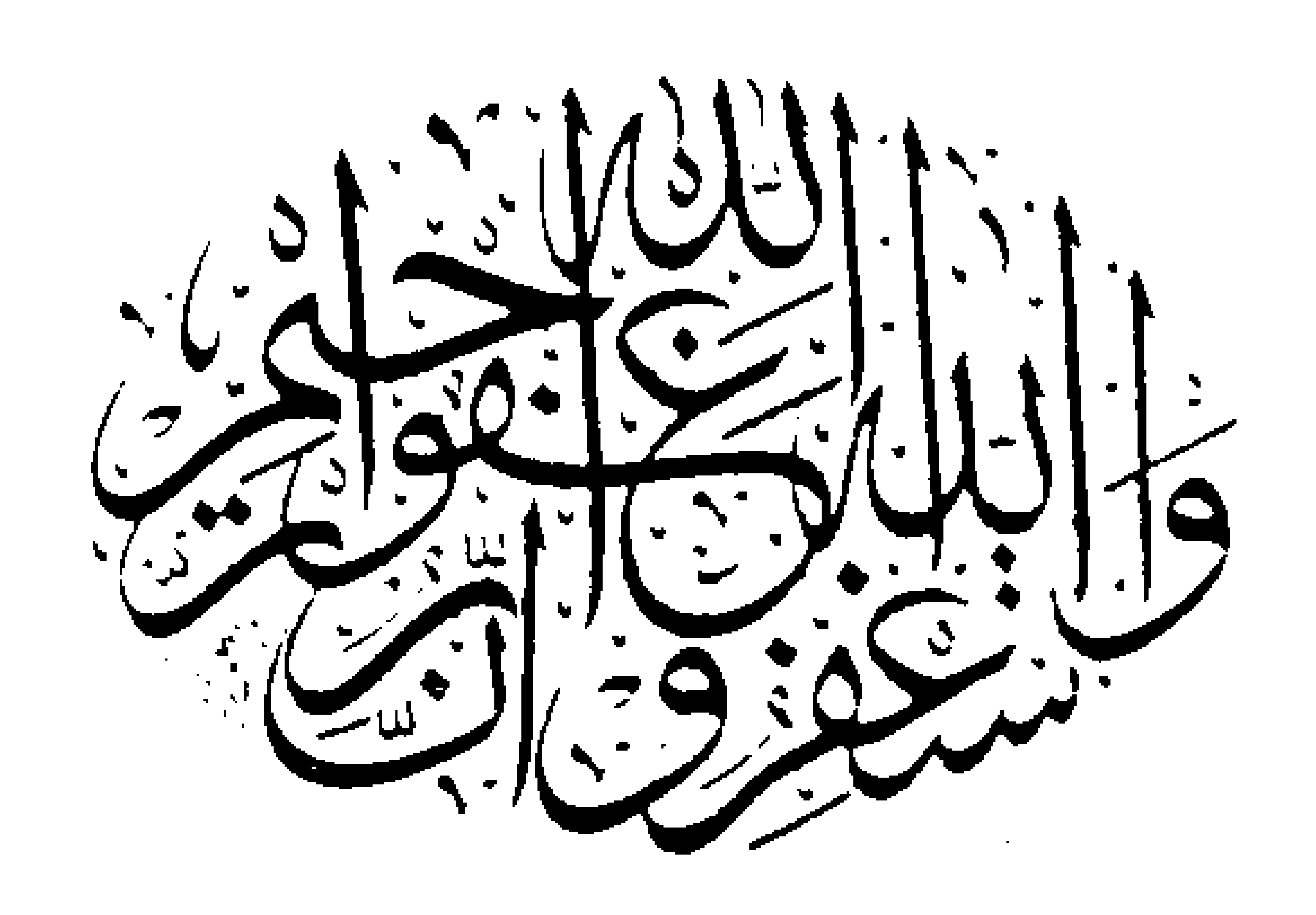
فاضل مترجم علامہ مفتی محمد مشتاق احمد پنیالوی نقشبندی مجددی قابل مبارک باد ہیں کہ انھوں نے ترجمے کے لیے اتنی اچھی اور مفید کتاب کا انتخاب فرمایا، نہ صرف انتخاب فرمایا بلکہ مادری زبان پشتو ہوتے ہوئے اردو زبان میں اس کا ترجمہ کیا اور "المذکرات" عنوان تجویز کیا...... دنیا بھر کے اردو جاننے والے کروڑوں مسلمان اس کتاب کی روشنی میں اپنی زندگی بنا سکیں گے...... یہ کتاب انسان سازی میں اہم کردار ادا کرے گی جو وقت کی اہم ضرورت ہے...... یہ کتاب ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کو حرز جاں بنانے کے قابل ہے، زندگی کا انمول دستور العمل ہے......

فاضل مترجم اگر ترجمے کے ساتھ ساتھ اس کی تخریج بھی فرما دیتے تو کتاب کی اہمیت اور افادیت دوچند ہو جاتی، مگر جو باتیں اور جو حقیقتیں اس میں درج ہیں دلیل و برہان کی محتاج نہیں...... فقیر زندگی کی ۷۶ منزلیں طے کر چکا ہے، بہت سی باتوں کے نتائج خود مشاہدہ کر چکا ہے اس لیے وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ جو کچھ اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے حق اور سچ ہے..... مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کے فیض سے ہم سب کو مستفیض فرمائے، فاضل مؤلف علیہ الرحمۃ اور فاضل مترجم زید لطفہٗ کو اجر عظیم عطا فرمائے..... آمین

(پروفیسر ڈاکٹر) محمد مسعود احمد
کراچی، پاکستان

۱۱ر شوال المکرم ۱۴۲۸ھ
۲۴ر اکتوبر ۲۰۰۷ء





تعارف

شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی

قاری محمد شریف کمبوہ

☆☆

علامہ ابن حجر عسقلانی کا اصل نام احمد، لقب شہاب الدین، کنیت ابو الفضل اور عرف ابن حجر تھا۔ شاہ عبد العزیز نے شجرۂ نسب یوں نقل کیا ہے۔

ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد علی بن محمود بن احمد بن حجر الکنانی العسقلانی۔ (تذکرہ مصنفین درس نظامی، ص ۲۶)

علامہ ابن حجر ۲۳ / شعبان المعظم ۷۷۳ھ / یکم مارچ ۱۳۷۲ء کو مصر میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں ماں اور باپ دونوں کے سایہ سے محروم ہو گئے۔

تعلیم و تربیت:

علامہ ابن حجر نے اپنے سرپرست زکی الدین الخروبی کی نگرانی میں پرورش پائی۔ نو برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور قلیل مدت میں صرف، نحو اور فقہ کی ابتدائی کتابیں پڑھ لیں۔ اس کے بعد اپنے عہد کے مشہور اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور طلب حدیث کے لیے کئی سفر کیے۔ اس سلسلہ میں مصر، حجاز، شام اور یمن کے سفروں کا تذکرہ ملتا ہے۔ علامہ ابن حجر کے بیسیوں اساتذہ کرام میں ابن الملقن، (م ۸۰۴ھ) سراج الدین بلقینی، محب الدین ابن ھشام (م۔ ۷۹۹ھ) اور حافظ زین الدین عراقی (م۔ ۸۰۰ھ) کے نام ملتے ہیں۔

عہدۂ قضا:

علامہ ابن حجر نے منصب قضا قبول کرنے سے کئی بار معذرت کی۔ آخر اپنے دوست قاضی القضاۃ جمال الدین بلقینی کی استدعا پر ان کا نائب بننا قبول کرلیا۔

محرم الحرام ۸۲۷ھ/ دسمبر ۱۴۲۳ء میں قاہرہ اور اس کے مضافات کا منصب قضا انہیں تفویض کیا گیا اور تقریباً اکیس برس تک اس عہدے پر فائز رہے جس کے دوران بار بار معزول اور بحال کیے جاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی مساجد اور مدارس میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے تھے۔ وہ قاضی، خطیب، محدث اور ایک مقبول استاد تھے۔

تصنیفات:

علامہ ابن حجر کی تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو سے متجاوز ہے۔ زیادہ تر حدیث رجال اور تاریخ سے متعلق ہیں۔ تاہم ان میں ادب، فقہ اور کلام کے مباحث بھی آ گئے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز نے اُن کی مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے:

فتح الباری فی شرح البخاری، تخریج الاحادیث الاذکار، اللباب فی شرح قول الترمذی وفی الباب، تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب، احتفال ببیان الرجال، طبقات الحفاظ، الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ، بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام، مناسک الحج، الاحادیث العشاریہ، قوۃ الحجاج، دیوان الشعر وغیرہ

وفات:

علامہ ابن حجر نے ۲۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ/ ۲۳ فروری ۱۴۴۹ء کو لاکھوں لوگوں کو دین اسلام پر گامزن فرما کر اس دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔

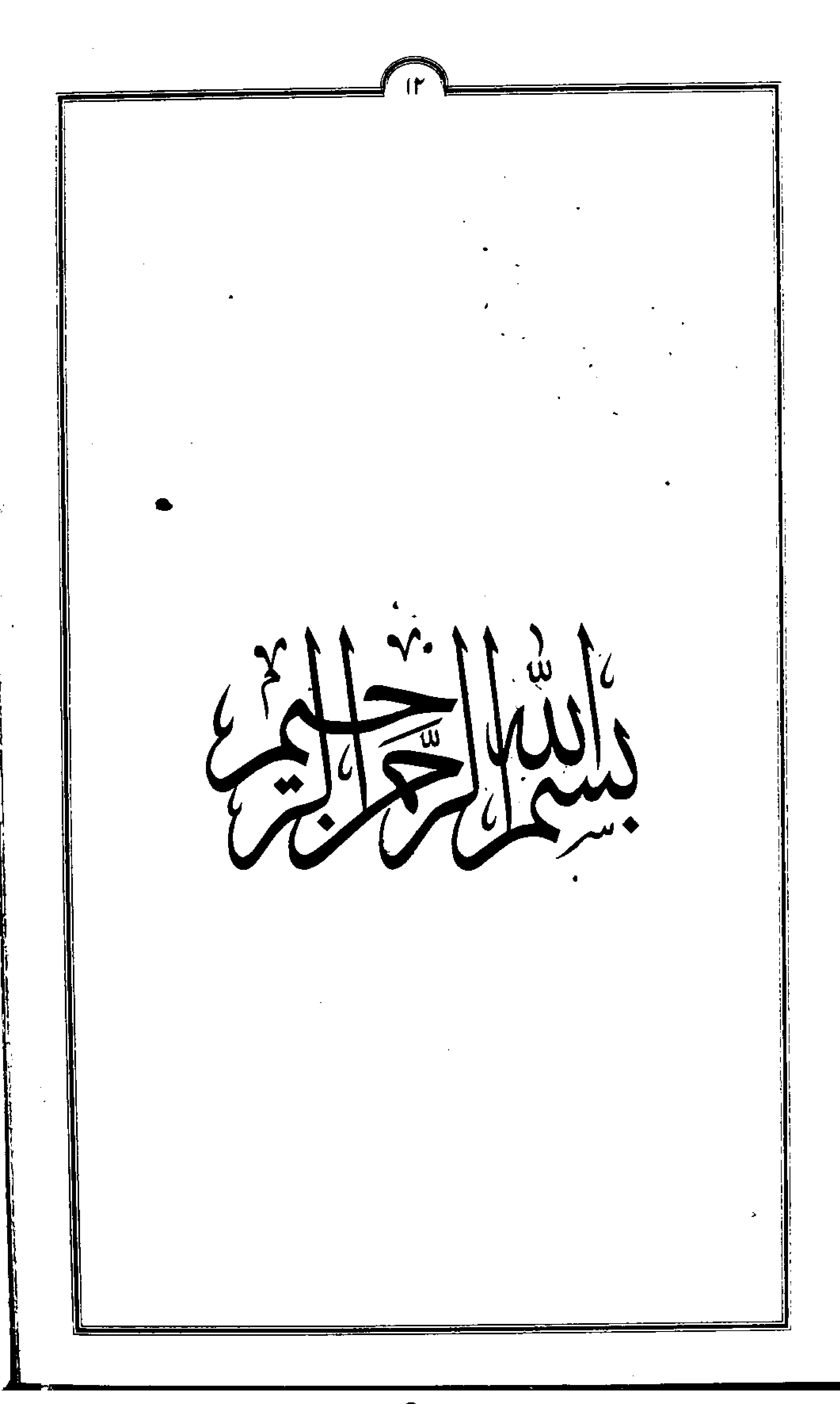
مآخذ و مراجع:

☆...... تذکرہ مصنفین درس نظامی، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء

☆...... بستان المحدثین، شاہ عبدالعزیز دہلوی بحوالہ تذکرہ مصنفین درس نظامی، مطبوعہ لاہور

☆...... بلوغ المرام، مطبوعہ لاہور

☆......☆......☆


بسم اللہ الرحمن الرحیم

پند و نصائح کا عظیم مجموعہ

اَلْمُذَکِّرَات

اردو ترجمہ

اَلْمُنَبِّهَات

المعروف

انمول ہیرے

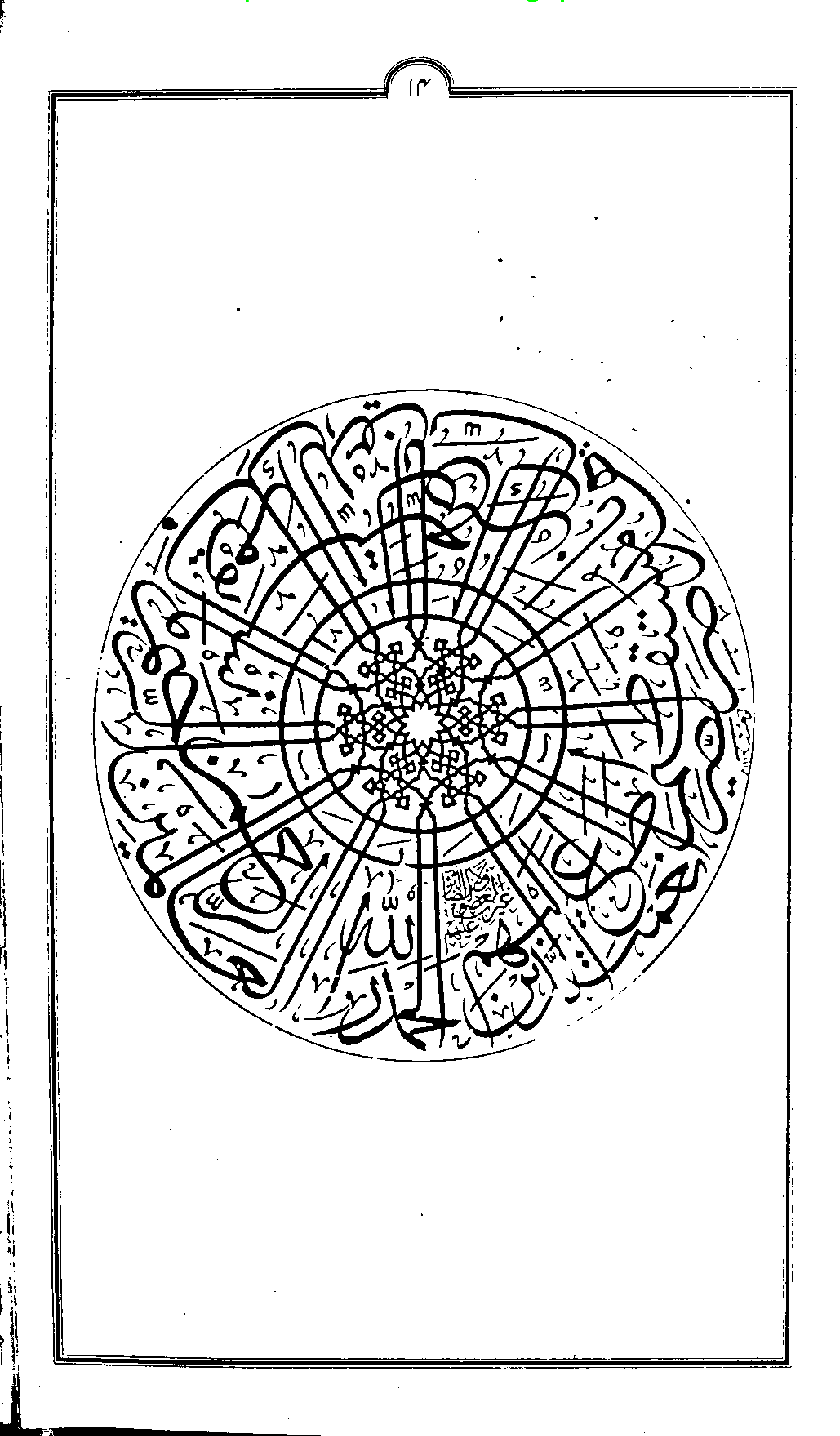
مصنف

شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی

مترجم

مفتی مشتاق احمد پنیالوی نقشبندی مجددی

ادارۂ مسعودیہ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
(۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)



پہلا باب

دو دو نکتوں اور دو دو ہیروں کی بہار

☆☆

۱... ان ہی ہیروں میں ہے وہ جو رسول کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دو عادتیں ایسی ہیں کہ ان دونوں سے بہتر کوئی عادت نہیں۔

◎... اللہ تعالی پر ایمان لانا

◎... مسلمانوں کو نفع پہنچانا

اور دو عادتیں ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ بدتر کوئی عادت نہیں

⊙... اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا

⊙... مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

۲... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

علماء کی ہم نشینی اور اور اہل حکمت {دانا} کی باتیں بغور سننے کو تم اپنے اوپر لازم جانو۔ اس لیے کہ اللہ تعالی مردہ دلوں کو حکمت[۱] کے نور سے اس طرح زندہ کرتا ہے جس طرح مردہ زمین کو بارش کے پانی سے {سرسبزی وشادابی عنایت فرما کر}۔

۳... حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے {فرمایا}:

{۱} حکمت سے مراد یہاں شریعت کے احکام ہیں یعنی جس کو علم ظاہر اور علم باطن حاصل ہو وہ حکیم ہے۔ اس کتاب میں ہر جگہ لفظ حکیم سے یہی مراد ہے۔ {پنیالوی}

جو شخص بغیر تیاری اور زادِ راہ [1] {توشہ} کے قبر میں پہنچ گیا گویا وہ سمندر میں بغیر کشتی کے داخل ہوا۔

۴.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کی عزت کا ذریعہ مال اور آخرت کی {زندگی میں} عزت کا ذریعہ نیک اعمال ہیں۔

۵.....حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کا غم دل میں تاریکی {لاتا} ہے اور آخرت کا غم دل میں روشنی [2] {پیدا کرتا} ہے۔

۶.....حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص علم دین کا طالب ہے {یعنی علم دین کی تلاش و جستجو میں مصروف رہتا ہے} جنت اس کی طلب میں ہوتی ہے اور جو شخص گناہ و نافرمانی {کے مواقع کی تلاش میں مشغول} رہتا ہے جہنم اس کی تلاش میں لگی رہتی ہے۔

۷.....حضرت یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

شریف انسان اللہ تعالٰی کی نافرمانی نہیں کرتا اور عقلمند دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دیتا۔

{۱} قبر کا توشہ اور زادراہ نیک اعمال ہیں۔

{۲} دنیا کے غموں کی وجہ سے آخرت سے توجہ ہٹ جاتی ہے اس کی وجہ سے دل کے تاریک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے جس سے ایمان کا نور مدہم ہو جاتا ہے اور آخرت کی فکر کرنے سے نور ایمان دل میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

۸...... حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جس کا اصل سرمایہ تقوی ہو لوگوں کی زبانیں اس کی دینی {لحاظ} سے تعریف کرتے ہوئے تھک جاتی ہیں، اور جس کا اصل سرمایہ {مقصود زندگی} دنیا ہو لوگوں کی زبانیں اس کے دینی {لحاظ سے} نقصان کو بیان کرتے ہوئے تھک جاتی ہیں۔

۹...... حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا قول ہیکہ:

ہر وہ گناہ جو خواہش نفس سے سرزد ہو اس کی بخشش کی امید کی جا سکتی ہے اور ہر وہ گناہ جو تکبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں، اس لیے کہ ابلیس کی نافرمانی تکبر کی وجہ سے تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی بھول[۱] {لغزش} فطری رغبت {نفس کی خواہش} کی وجہ سے تھی۔

{۱} حضرت آدم علیہ السلام کو خیال ہوا کہ " لاتقربا ھذہ الشجرة " {اس درخت کے قریب نہ جانا} کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں اور یہ کہ حکم امتناعی نہیں ایک مربیانہ مشورہ ہے۔ کیونکہ وہ اگر اس نہی کو تحریمی سمجھتے اور اس کو حکم امتناعی سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں قبل از اعلان نبوت بھی اور بعد از اعلان نبوت بھی۔ ان سے کوئی فعل، کوئی قول ایسا سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔ جس میں تمرد، سرکشی اور بالمقصد نافرمانی کی بو بھی پائی جائے۔ تو یہاں حضرت آدم سے اجتہاد میں غلطی {خطا} ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ یہ خطا ان کے شایان شان بھی نہیں ہوتی اس لیے انہیں فوراً ہی متنبہ کر دیا جاتا ہے کہ یہ عمل تمہاری جلالت قدر اور عظمت شان کی سبکی کا باعث ہے اور قطعی غیر مناسب ہے۔ اس لیے قرآن کریم نے کئی مقامات پر حضرت آدم کو ہر قسم کے ارادی اور عملی گناہ سے برات کا اظہار بھی فرما دیا ہے۔ مثلاً "ولم نجد لهٗ عزما" {ہم نے اس کے لیے اس کا ارادہ نہ پایا} یعنی اس میں ان کے ارادے کا دخل نہ تھا۔

{بقیہ اگلے صفحے پر}

۱۰......بعض زُہاد سے مروی ہے کہ:

جو شخص گناہ کرتا ہوا خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روتا ہوا جہنم میں داخل کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی بجالائے پھر بھی {عذابِ الٰہی سے خوف کھا کر} گریہ وزاری کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوش خوش جنت میں داخل کرے گا۔

۱۱......بعض حکماء فرماتے ہیں کہ:

صغیرہ گناہوں کو معمولی نہ سمجھو کیونکہ ان سے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۲......حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

گناہ صغیرہ {چھوٹا گناہ} بار بار کرنے سے گناہِ صغیرہ نہیں رہتا {کبیرہ ہو جاتا ہے} اور گناہ کبیرہ استغفار {معافی مانگنا} کے ساتھ کبیرہ {بڑا} گناہ نہیں رہتا۔ {معاف کر دیا جاتا ہے}

۱۳......کہا گیا ہے کہ:

عارف {بندۂ حق شناس} کی توجہ اللہ کی ثناء کی طرف ہوتی ہے

{بقیہ} انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن اور روایت حدیث کے سوا حرام، حرام اور سخت حرام ہے۔ ان کے یہ افعال جن کو زلت ولغزش سے تعبیر کیا گیا، ہزاروں حکمتوں، مصلحتوں پر مبنی اور کثیر در کثیر فوائد و برکات کی مثمر ہے۔ حضرت آدم کی اسی ایک لغزش کو دیکھیے کہ اگر وہ نہ ہوتی آپ جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں اترتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتا، لاکھوں کروڑوں کارہائے ثواب کے دروازے بند رہتے۔ ان کے دروازے کھلنا اسی ایک لغزش کا نتیجہ مبارکہ ہے۔ بالجملہ انبیاء کی لغزش {من وتو کس شمار میں ہیں} صدیقین کے حسنات سے افضل واعلیٰ ہے۔

اور زاہد {عابد، بندۂ گوشہ نشین} کی توجہ دعا کی طرف ہوتی ہے۔اس لیے کہ عارف کا مقصود اس کا رب {اللہ تعالیٰ کی ذات} ہوتا ہے اور عابدوں کا مقصود اپنا نفس {عذاب سے بچانا} ہوتا ہے۔

۱۴......بعض حکماء نے کہا ہے کہ:

جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو زیادہ دوست {کارساز} جانے اس کی معرفت الٰہی میں {ابھی} بڑا خلل ونقصان ہے اور جو اپنے نفس کے علاوہ کسی اور کو اپنا بڑا دشمن سمجھے تو اس نے اپنے نفس کی حقیقت کو پہچاننے میں کمی کی۔

۱۵......حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے {اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ظهر الفسادُ في البر والبحرِ" {خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہوا} کی تفسیر میں} فرمایا کہ:

البر {خشکی} سے مراد زبان ہے اور البحر {سمندر} سے مراد دل ہے۔ جب زبان بگڑ جاتی ہے {جھوٹ، غیبت، چغل خوری وغیرہ سے} تو لوگ اس پر روتے ہیں {پریشان ہوتے ہیں} اور جب دل میں فساد پیدا ہوتا ہے {کثرت معاصی، نافرمانیوں کی زیادتی، حق نہ سننے سے} تو فرشتے اس پر روتے ہیں۔

۱۶......کہا گیا ہے کہ:

خواہشات {کی پیروی} بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے اور صبر غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے کیا تمہیں قصہ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا معلوم نہیں؟

۱۷......کہا گیا ہے کہ:

خوشخبری و بشارت اس کے لیے ہے جس کی رہنما اس کی عقل ہو اور خواہشات نفس اس کی قید میں ہو اور ہلاکت ہے اس کے لیے جس کی خواہشات نفس اس کی رہنما ہو اور عقل قیدی ہو۔

۱۸......کہا گیا ہے کہ:

جس نے گناہ کرنا چھوڑ دیا اس کا دل نرم ہوا اور جس نے رزق حرام کو چھوڑا اور حلال کھایا اس کے تدبر {فکر} میں پاکیزگی آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جو حکم میں نے تم کو دیا اس میں میری اطاعت کرو اور جس کی میں نے تم کو نصیحت کی اس میں میری حکم عدولی نہ کرو۔

۱۹......کہا گیا ہے کہ:

کامل عقل مندی رضائے الٰہی کی اتباع اور اس کے غصہ سے بچنے میں ہے۔

۲۰......کہا گیا ہے کہ:

عالم کے لیے کوئی جگہ پردیس نہیں[1] اور جاہل کا کوئی وطن نہیں۔

۲۱......کہا گیا ہے کہ:

جو شخص اطاعت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے وہ

{۱} عالم جہاں بھی جائے گا علم کے قدردان پروانہ وار اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اسے بیگانگی محسوس نہ ہوگی اور جاہل کی عزت، قدر اس کے اپنے وطن میں بھی نہیں ہوتی۔ تو گویا وہ اپنے وطن میں ہوتے ہوئے بھی پردیسی ہے۔

لوگوں میں غیر معروف[۱] ہوتا ہے۔

۲۲......کہا گیا ہے کہ:

اللہ تعالٰی کی بندگی وطاعت میں مشغول رہنا معرفت {ربانی} کی دلیل ہے جیسا کہ جسم کی حرکت زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

تمام گناہوں کی بنیاد دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں کی بنیاد عُشر، زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا ہے۔

۲۴......کہا گیا ہے کہ:

اپنی غلطی کا اقرار کرنے والا ہمیشہ سب کے نزدیک محبوب ہوتا ہے اس لیے کہ اقرار جرم مقبولیت {سعادت مندی، نیک بختی کی} علامت ہے۔

۲۵......کہا گیا ہے کہ:

نعمتوں کی ناشکری کرنے والا {قابل} مَلامت ہے اور بے وقوف کی صحبت سے بدبختی ہی ملتی ہے۔

۲۶......کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

اے وہ شخص جو دنیا میں مشغول {آخرت سے غافل} ہے دھوکہ میں ڈالا اس کو لمبی امیدوں نے۔

{۱} اسے خلق خدا کی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ اسے با خدا کہیں، خدا والا جانیں، اللہ والا مانیں۔

ہمیشہ وہ غفلت میں رہا یہاں تک کہ موت اس کے قریب آ گئی۔

موت اچانک آنے والی ہے اور قبر{انسان کے} اعمال کا صندوق{آماجگاہ} ہے۔

اس{دنیا} کی مشقتوں پر صبر کر کیونکہ موت مقررہ وقت سے پہلے نہیں آتی۔





84332

دوسرا باب

تین تین نکتوں اور تین تین ہیروں کی بہار

☆☆

۱......نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:

جو شخص تنگی معاش کی شکایت کرتا ہوا صبح کو اُٹھا گویا اس نے اپنے رب سے شکایت کی اور جو شخص دنیاوی تفکرات کی وجہ سے غمزدہ صورت بنائے ہوئے بیدار ہوتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ پر ناراضگی کی حالت میں بیدار ہوا اور جو کسی دولت مند کی خاطر مدارات اس کی دولت کی وجہ سے کرے تو اس کے دین کے دوتہائی حصے غارت ہو گئے۔

۲......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

تین چیزیں دوسری تین چیزوں سے حاصل نہیں کی جاسکتیں

- دولت امیدوں سے
- جوانی خضاب لگانے سے
- اور کامل تندرستی دوائی سے

۳......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

- لوگوں سے اچھی طرح گھل مل کر زندگی گزارنا{اچھائی کا معاملہ کرنا} آدھی عقل ہے۔
- اور بہتر سوال آدھا علم ہے
- اور میانہ روی{حُسنِ تدبیر} آدھی روزی ہے۔

۴......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

◎ جس نے دنیا{ کی محبت} چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے

◎ اور جس شخص نے گناہوں کو چھوڑ افرشتے اس سے محبت کرتے ہیں

◎ اور جس نے مسلمانوں سے حرص ولالچ { کا رشتہ } کاٹ لیا تو مسلمان اس سے محبت کرتے ہیں۔

۵......حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ:

● دنیا کی نعمتوں میں سے تم کو اسلام ہر نعمت سے بے نیاز کرنے کے لیے کافی ہے

● اور مشغولیات میں سے صرف اللہ کی اطاعت کافی مشغولی ہے

● اور عبرت حاصل کرنے کے لیے تم کو موت کافی عبرت ہے۔

۶......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ:

⌑ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کی ناشکری پر ان کو ڈھیل [۱] دی جاتی ہے

⌑ اور بہت سے ایسے {لوگ} ہیں جو اپنی تعریف {سن کر اس} سے فتنہ میں پڑ جاتے ہیں

⌑ اور کتنے لوگ ایسے ہیں جو{ اپنی بدکاریوں پر} پردہ پوشی کی وجہ سے {ارتکاب

{۱} یعنی گناہ گار پر جب نعمتوں کی زیادتی ہوتو وہ مزید گناہ کرنے لگتا ہے اس سوچ کے ساتھ کہ اگر میں ناکارہ ہوتا تو یہ نعمتیں مجھ سے چھن جاتیں اور میں ان سے محروم رہ جاتا، اسی طرح خوشامد پرست لوگوں کی زبان سے اپنی تعریف سن کر فتنہ میں پڑ جاتا ہے، اس طرح وہ سوچتا ہے کہ بالکل نیک ہوں ورنہ لوگ میری تعریف کیوں کرتے اور اس طرح گناہوں کی پردہ پوشی پر وہ سوچتا ہے کہ مجھ میں کوئی کمزوری یا برائی ہے ہی نہیں اور میں بہت نیک ہوں ورنہ لوگ مجھے برا کہتے اور میری برائی بیان کرتے۔

گناہ پر اور} جری ہو جاتے ہیں۔

۷.....حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

زبور مقدس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی کہ عاقل پر لازم ہے صرف تین چیزوں سے سروکار رکھے۔ آخرت کے لیے زاد راہ کی تیاری، گزارے کے لائق روزی اور حلال سے لذت حاصل کرے۔ (حرام سے بچے)

۸.....نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تین چیزیں (آخرت کے مصائب سے) نجات دلانے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، تین چیزیں درجہ بلند کرنے والی ہیں اور تین چیزیں {گناہوں کو} مٹانے والی ہیں۔

⊙ منجیات {نجات دلانے والی} یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ظاہر و باطن {تنہائی و محفل یا انفرادی و اجتماعی طور پر} سے ڈرنا اور تنگ دستی اور تونگری میں میانہ روی اور غصہ و خوشی {ہر حالت} میں انصاف کرنا۔

⊙ درجات {درجہ بلند کرنے والی} یہ ہیں سلام پھیلانا، کھانا کھلانا {محتاجوں، مسکینوں وغیرہ کو} اور لوگوں کے سونے کے وقت نماز {تہجد} پڑھنا۔

⊙ مہلکات {ہلاک کرنے والی} یہ ہیں بخل شدید، خواہشات نفس کی پیروی اور انسان کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔

⊙ کفارات {گناہوں کو مٹانے والی} یہ ہیں سخت سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا اور باجماعت نماز کے لیے (مسجد کی طرف) جانا، ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۹.....حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی:

یارسول اللہ! {آپ ہر امتی سے کہہ دیں کہ} جب تک چاہو زندگی گزارو آخرکار تم کو مرنا ہے اور جس کو چاہو پسند کرو آخرکار تم کو اس سے جدا ہونا ہے اور جو عمل چاہو کرو آخرکار تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے۔

۱۰...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

تین {قسم کے} لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دن عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ جس دن صرف اس {عرش} کا سایہ ہوگا۔

⊙...... سختیوں اور ناگواریوں کے باوجود کامل وضو کرنے والا

⊙...... اندھیری راتوں میں مسجد کی طرف چلنے والا

⊙...... اور بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلانے والا

۱۱...... حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خلیل کن وجوہ سے بنایا؟ ارشاد فرمایا تین چیزوں کی وجہ سے:

- حکم الٰہی کو اس کے غیر پر ترجیح دی {حکم خالق کی بجا آوری کے مقابل کسی کی بات نہ مانی}
- جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ذمہ کرم لیا میں نے کبھی اس کے لیے فکر و تردد نہ کیا
- اور میں نے کبھی بھی بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھایا۔

۱۲...... بعض حکماء سے روایت ہے کہ:

تین چیزیں افکار و آلام {پریشانیوں} کو دور کرتی ہیں۔

- اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

- اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ملاقات
- عقلمندوں کی باتیں سننا۔

۱۳۔۔۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

بے ادب کے پاس علم نہیں ہوتا، صبر نہ کرنے والے کے پاس {کمال} دین نہیں ہوتا، جو پرہیزگار نہ ہو اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں ملے گا۔

۱۴۔۔۔ مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص علم کی طلب میں نکلا۔ یہ {خبر} اس {زمانہ} کے نبی کو پہنچی تو آدمی بھیج کر اس کو بلوایا اور اس سے فرمایا:

اے جوان! میں تجھے تین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں اس میں اگلوں اور پچھلوں کو {خلاصہء} علم ہے۔ پوشیدہ اور اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے ڈر، اپنی زبان {دنیا دار} مخلوق {کے ذکر} [۱] سے روک اور {اگر ذکر کرنا ہے تو} اچھائی سے ان کا ذکر کر۔ اس روٹی {کے ٹکڑے کو} جسے تو کھانا چاہتا ہے وہ حلال کا ہونا چاہیے۔

{یہ نصیحتیں سن کر} اس نوجوان اردو سفر ترک کردیا۔

۱۵۔۔۔۔ مروی ہے کہ بنی اسرائیل کہ ایک شخص نے علم {کی کتابوں} کے اسّی [۸۰] صندوق جمع کیے مگر اس علم سے فائدہ حاصل نہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس {زمانہ} کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ:

{۱} یعنی غیبت سے اس لیے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور اسی طرح خوراک وغیرہ کا بھی خیال رکھے کہ یہ حلال ہونا چاہیے اس لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "وہ گوشت جو حرام سے پروان چڑھے یا اس کے حق ہے اُسے {جہنم کی} کی آگ سے جلایا جائے" پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ حلال روزی کمائے اور اسے کھانے کی کوشش کرے اور حرام سے اپنے آپ کو بچائے تاکہ اس حدیث شریف میں کی گئی وعید سے بچ سکے۔

اس {علم کے صندوق} جمع کرنے والے سے کہہ دو کہ اگر تم اس سے بھی زیادہ علم کی کتابیں جمع کرلو گے تو تجھے اس وقت تک نفع نہ دیں گی جب تک تو تین چیزوں پر عمل نہ کرے۔

- ...... دنیا سے محبت نہ کر کہ یہ مومن کا {مستقل} گھر نہیں
- ...... شیطان {شیطان صفت انسان} کی دوستی نہ کر کہ یہ مومن کا دوست نہیں
- ...... اور تو کسی کو تکلیف نہ دے کہ مومنین کا طریقہ نہیں۔

۱۶...... حضرت ابی سلیمان دارانی اپنی مناجات میں یہ کہا کرتے تھے:

- اے رب! اگر تو میری نافرمانیوں پر گرفت فرمائے گا تو میں تیرے ہی عفو و کرم کے دامن میں پناہ لوں گا
- اگر تو مجھ پر میرے بخل کی وجہ سے گرفت کرنا چاہے گا تو میں تیری سخاوت {اور تیری بلا طلب عطا} کا واسطہ تجھے دوں گا۔
- اگر تو مجھے جہنم میں داخل کرے گا تو میں دوزخ والوں کو بتادوں گا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں {مقصود کلام یہ ہے کہ بندے کو اپنے مولیٰ ہی کے سایہ ء رحمت میں پناہ مل سکتی ہے، کہیں اور نہیں}

۱۷...... کہا گیا ہے کہ:

بڑا خوش نصیب وہ ہے جس کا دل عالم {باخبر، ذاکر} ہو اور بدن {مصائب پر} صابر ہو اور جو کچھ اس کے پاس ہو اسی پر قناعت کرتا ہو۔

۱۸...... حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ:

تم سے پہلے والے {لوگ} تین عادتوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

- بغیر ضرورت بولنے سے
- زائد از ضرورت کھانے سے
- اور بلا حاجت {زائد} سوتے رہنے سے۔

۱۹......حضرت یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ:

خوشخبری اس شخص کے لیے جو دنیا کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ وہ {دنیا} اس کو چھوڑ دے اور اپنی قبر تیار کرے (قبر کی تیاری) اس سے پہلے کہ اس میں داخل کیا جائے اور اپنے رب کو راضی کر لے اس کی ملاقات سے پہلے۔

۲۰......حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرماتے ہیں کہ:

جس کے پاس نہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ کریمہ ہو نہ رسول اللہ کی سنتِ حمیدہ ہو اور نہ اللہ کے دوستوں کا طریقہ مرضیہ ہو تو گویا کہ وہ خالی ہاتھ ہے۔عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کریمہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، رازوں کا چھپانا،اور عرض کیا گیا کہ رسول اللہ کی سنت حمیدہ کیا ہے؟ فرمایا، لوگوں سے اچھا معاملہ کرنا،اور عرض کیا گیا کہ اللہ کے دوستوں کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا، لوگوں کی ایذا رسانیوں کو برداشت کرنا۔

۲۱......{پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ}:

تم سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو تین باتوں کی وصیت کیا کرتے تھے اور اس کو لکھوایا کرتے تھے۔

⊙......جو شخص آخرت کے لیے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دینی و دنیاوی کاموں کا

کفیل ہو جاتا ہے

⊙......جو اپنے باطن کو {آلائشوں سے پاک کر کے} حسین بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی آراستہ فرما دیتا ہے

⊙......جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان امور کی اصلاح کی اللہ تعالیٰ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملات کو ٹھیک کر دے گا۔

۲۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک {نیک اعمال کر کے} بہترین بندہ بن اور اپنے نفس کے نزدیک سب سے برا بن کر رہ اور لوگوں میں ایک عام آدمی کی طرح رہ۔

۲۳......روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر پیغمبر علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ:

اگر تو نے کوئی چھوٹا گناہ کر لیا تو اس کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھ {بلکہ} یہ دیکھ کہ تو کس کی نافرمانی کر رہا ہے اور اگر تجھے کوئی معمولی سی بھلائی پہنچے تو اس کو معمولی نہ سمجھو یہ دیکھو کہ کس {جلیل وعظیم ہستی} نے عطا کی ہے اور جب تجھے کوئی ناخوشگوار بات پہنچے تو لوگوں سے اس کی شکایت نہ کر کہ جب تمہاری برائیاں مجھ تک پہنچتی ہیں تو میں فرشتوں پر اس کو ظاہر نہیں کرتا۔

۲۴......حضرت حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ:

ہر صبح کو شیطان {میرے پاس آکر} مجھ سے پوچھتا ہے کہ {آج} کیا کھاؤ گے؟ کیا پہنو گے؟ کہاں سکونت اختیار کرو گے؟ تو میں اس کو کہتا ہوں، موت {کا غم} کھاؤں گا اور کفن پہنوں گا اور قبر میں جا کر ٹھہروں گا۔

۲۵......سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

جو شخص گناہ و نافرمانی کی ذلت سے نکل کر {توبہ کر کے صالح بن کر} طاعت وفرمانبرداری کی عزت و ناموری کی جانب نکلے اللہ تعالیٰ اسے {تین نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے اُسے} مال و دولت کے بغیر {مخلوق سے} مستغنی فرماتا ہے اور لشکر نہ ہوتے ہوئے اس کی مدد فرماتا ہے اور قبیلہ نہ ہوتے ہوئے اسے عزت و سرفرازی سے نوازتا ہے۔

۲۶......مروی ہے کہ:

حضور ﷺ ایک دن اپنے صحابہ کرام کی طرف نکلے تو فرمایا کہ تم {لوگوں نے} کس حالت میں صبح کی، صحابہ نے عرض کی ہم نے ایمان کی حالت میں صبح کی، تو آپ نے فرمایا، تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہم ناخوشگوار حالات پر صبر، فراخ دستی اور آسودگی میں شکر کرتے ہیں اور اللہ کے فیصلے {قضا و قدر} پر راضی رہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم! تم واقعی پکے مومن ہو۔

۲۷......اللہ تعالیٰ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف وحی فرمائی کہ:

جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا اور جو مجھ سے اس حال میں ملا کہ مجھ سے ڈرتا ہے { گرفت، عتاب، عذاب سے خوفزدہ، گھبراہٹ میں مبتلا ہے، فیصلہ ہوتا ہے کدھر جانے کا حکم ملتا ہے} تو اس کو میں آگ {عذاب جہنم} سے بچاؤں گا اور جو مجھ سے اس حال میں ملا کہ {اپنے افعال پر نادم و پشیمان ہو کر} مجھ سے حیا کرتا ہے تو میں اس کے گناہ محافظ فرشتوں { کراماً کاتبین} کو بھلا دوں گا۔

۲۸......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

{اے بندہ خدا} جو فرائض اللہ تعالیٰ نے تیرے ذمہ کیے ان کو ادا کر تو سب سے زیادہ عبادت کرنے والا {شمار} ہو گا اور ان تمام چیزوں سے دور رہ جن سے دُور رہنے کا اللہ نے حکم دیا ہے تو سب سے بڑا زاہد ہو گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تقسیم {رزق سے} تیرے لیے مقرر کیا ہے اس پر راضی رہ تو سب سے زیادہ مالدار {بے نیاز} ہو گا۔

۲۹......حضرت صالح مرقدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

آپ کا بعض {قدیمی} بستیوں {کے کھنڈرات} پر گذر ہوا تو فرمایا اے بستیاں! تم کو پہلے تعمیر کرنے والے اور رہنے والے کہاں ہیں اور تمہارے پہلے آباد کرنے والے کہاں ہیں اور تمہارے پہلے بسانے والے کدھر ہیں؟ {وہ اجڑے ہوے کھنڈرات کیا جواب دے سکتے ہیں؟} ہاتف غیبی نے آواز دی، ان کے نام و نشان مِٹ چکے ہیں اور ان کے جسم {ریزہ ریزہ ہوکر} مٹی میں مِل چکے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہے جو ان کی گردنوں میں طوق بنا کر ڈال دیے گئے۔

۳۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جس پر چاہو احسان کرو {اپنے سلوک اور اچھے برتاؤ سے جب اُسے گرویدہ بنالو گے تو} تم اُس کے امیر {پیش رو} بن جاؤ گے اور جس سے چاہو سوال کرو {مانگو، جب تمہارا دستِ حاجت اس کی جانب پھیلے گا تو نتیجۃً} تم اس کے {زیر اثر آکر اس کے} قیدی بن جاؤ گے اور جس سے چاہو مستغنی اور بے نیاز بن جاؤ تو تم اس کے ہمسر اور برابر ہو گے۔

۳۱......حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کی طلب کو چھوڑ نا ہی دنیا کا حاصل کرنا ہے تو جس نے دنیا کو بالکل کو چھوڑا اس نے دنیا کو بالکل حاصل کر لیا اور جو طلب دنیا کے پیچھے پڑ گیا گویا وہ دنیا سے محروم

ہو گیا دنیا کا حصول اِسے چھوڑنے میں ہے اور اس سے محرومی اس کے پیچھے پڑے رہنے میں ہے[1]۔

۳۲......حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کو زہد{وتقویٰ کا یہ مقام} کیسے حاصل ہوا، فرمایا کہ تین چیزوں کی وجہ سے، قبر کی دہشتوں کا مجھے علم ہوا جبکہ کوئی میرا انیس وغم گسار نہ تھا میں نے{آخرت کا} راستہ دور دراز دیکھا حالانکہ میرے پاس{نیک اعمال کا} توشہ نہ تھا اور میں نے فیصلہ کرنے والے{اللہ تعالیٰ} کو جبار دیکھا اور میرے پاس{رہائی کی کوئی} دلیل نہ تھی۔{اس لیے میں نے تقویٰ اختیار کیا تاکہ تمام کوتاہیوں کی تلافی ہو جائے}

۳۳......اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ{آپ بلند پایہ اہلِ معرفت میں ہیں} سے مروی ہے کہ آپ نے مناجات رب میں فرمایا:

اے میرے پروردگار میں اپنی عمر بھر کی ساری نیکیاں تیرے حوالے کرنے کو پسند کرتا ہوں حالانکہ میں بے کسل ومحتاج ہوں{اور تو قادر وطاقت ور} تو اے میرے مولیٰ تو کیوں نہ چاہے گا کہ تو میری کوتاہیاں میرے لیے بخش دے{اور اسے درگزر فرمائے} جبکہ تو بے نیاز مالک ومولیٰ ہے۔ نیز فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ کی قربت سے مانوس ہونا چاہتے ہو تو اپنے نفس سے وحشت زدہ رہو اور فرمایا کہ اگر تم کو{اللہ کے قرب و} وصال کی لذت سے واقفیت ہوتی تو تم کو اس کے ہجر وفراق کی تلخی کا بھی پتا ہوتا۔

---

(۱) خلاصہ کلام یہ کہ دنیا کا کام بالکل چھوڑ دینا اور اور کلیۃً اس سے کنارہ کش ہونا انسان کے بس کی بات نہیں۔ فطری ضروریات اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اور نہ تمامہا دنیا اور اس کی تمام رعنائیوں کو حاصل کرنا قدرت انسانی میں ہے۔ اگر چہ آدمی اس کے لیے تن من دھن سے لگا رہے ہاں بقدر ضرورت انسانی اسے حاصل کر کے باقی ٹھکرا دیا جائے۔ تو دنیا خود بخود اس کے پیچھے دوڑتی ہے۔ تو جو خدا کا ہو گیا خدائی اس کی ہو جاتی ہے۔